نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عـــہ۸ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۳۷ جلد ۳ — لودیانہ ۱۶ ستمبر ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

بجانب

صاحبان ہل اور میتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور میتھ انکے قایمقام ہو کر بایدیصاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنھیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔

صاحبان ہل اور میتھ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان بارزان قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہتے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کر دیں۔

صاحبان ہل اور میتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور ویلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھہ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں۔

بپتسما کا غسل ہی کس کا اشارہ — مسیح کا خون دھوتا ہی گناہ ہمارا
عشائے ربانی کیوں ماننا چاہئے — مسیح کے دکھہ موت کی یاد کا کیجئے
کہہ روٹی کے توڑنیکا کیا ہی بیان — اسکے ٹوٹنے بدن کا ہی وہ نشان
پھر پیالے میں دین کا بھی کیا بیان — وہ لہو مسیح کے ہی خون کا نشان

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

وزیر علی ابو منصور اور بختیار تینوں کی گفتگو

وزیر علی اُس مسافر سے آنکھیں چار کر کے کہنے لگا کہ لو صاحب آپ مجھسے ریاستوں اور رئیسوں کی خبریں پوچھتے ہیں بھلا ایسی صورت میں جیسے اب آپ کی نظر آرہی ہی رئیس اُدہر رہے ذرا کسی غریب سے غریب رعایا کے گھر میں تو گھس کر دیکھے کہ آگے سے کس طرح پیش آتا ہی جس کی باتیں پوچھنا تو برکنار خالی مزاج پرسی پر ہی کیا کسیا کچھہ سناتا ہی - بھائی ایسی حالت میں تو کوئی اپنے دروازہ پر بھی کھڑا ہونے نہیں دیتا یہہ سمجھکے کہ چور یا ٹھگ نہ سہی بھیکھہ مانگنے والا فقیر ضرور ہی اور خواہ مخواہ کچھہ نہ کچھہ مانگ بیٹھیگا ہاں اُن صاحبوں کو خدا اگر ہمت دیتا اور کچھہ حوصلہ پڑتا تو مجھکو کچھہ عزت کے ساتھہ روانہ کرتے رئیس یا رئیس زادوں کا سا سامان نہ سہی اسواری کے دو ایک گھوڑے اور کم سے کم پانچ

مسافت خدمتگار ہوتے فرش فروش کا ضروری اسباب مثل شطرنجی مسند تکیہ چادر وغیرہ ایک آدہ نواڑی پلنگ صاف ستھرا بچھونا آسایش کے دو چار ضروری برتن جیسے چاندی کا حقہ چلمچی اور آفتابہ پاندان اُگالدان چند ایک طشتری اور دیگچیاں دو ایک صندوق بکس وغیرہ ہمراہ اپنے خرچ کا سرمایہ بھی کافی ہوتا تو کیا عجب تھا کہ میں جس ریاست میں جاتا دوکان جماکر بیٹھتا اور خوب جال پھیلاتا اوّل دو چار شریفوں یا ارکانوں سے راہ و رسم پیدا کرتا بعد ازاں اُنہیں کے ذریعہ سے خود رئیس تک پہنچتا اُس صورت میں قدر و منزلت بھی پاتا اور موقعہ پاکر کام بھی خاطر خواہ نکلواتا اب تو سوار دروسکے کتے بھونکوانے اور عام لوگوں کے دہول دہپے کھانیکے اور کچھہ حاصل نہیں اور کرتا بھی تو کیا کرلیتا سے پراگندہ روزی پراگندہ دل + روٹی کی تو دو نو وقت جہد رہتی ہے آخر پیٹ کسی نہ کسی طرح بھرنا ٹھہرا لوگ مجھکو روزگار پیشہ اور سایل سمجھکر پاس آنے نہیں دیتے اور وہ بھی سچ پر ہیں کیونکہ جب تک روٹی کپڑے کی فراغت اور طبیعت کی بشاشت نہ دکھلائی جاوے تب تک کون توجہ کرتا اور دلکا بھید کھولتا ہے اسی سبب سے کسی چپراسی سپاہی اور اسوار وغیرہ پایا بہت ہوا تو ایک دو محرر اور متصدیوں کے سوائے جو امیروں کے دربار میں صرف دم کا دم بیٹھہ کر اُٹھہ آیا کرتے ہیں اور کسی سے ملاقات ہونے نہیں پائی اگر شہر کے ارکان یا امیروں کے ہاں ذرا بھی دخل پاتا تو سرائے میں اکثر مسافروں کی گفتگو سے اوقات بسری کیوں کرتا کیونکہ سرا میں آنا اُنہیں کا کام ہے جنکو کسی گھر در میں ٹھکانا نہیں ملتا پھر بھی مجھے آخر یہی کہنے کہ باوجود اس ذلیل اور رذیل حالت کے حتی الامکان

مسافروں اور شہر داروں غرض جس سے بن پڑا کسی نہ کسی ڈھب سے کئی ایک کام کی خبریں نکال اُن صاحبوں کی خدمت میں پہنچا چکا ہوں اور جہاں تک ہوسکا غافل نہیں رہا ہوں وزیر علی باتیں تو کرتا تھا مگر منصور بھوکھہ کے مارے مرا جاتا تھا یہانتک کہ مونہہ سے بات بھی نہیں نکل سکتی تھی وزیر علی نے اُسکی متغیر حالت دیکھکر بھٹیاری کو ڈانٹ ڈپٹ کر جلد جلد کچی پکی روٹیں پکوائیں اور رات کی باسی دال کے ساتھہ منصور کے آگے لا رکھیں جب دو چار لقمے کھاکر پانیکا ایک آدہ جام پیا تو بارے ہوش آیا اب وہ تو کھانا کھائے جاتا ہوا اور اِدہر وزیر علی بھٹیار کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا بھائی تمسے ایک بات پوچھتا ہوں اگر معلوم ہو تو بتانا ورنہ یونہیں گپ نہ ہانکنا بتلاؤ تو تمھاری طرف ستلج پار کسقدر انگریزی لشکر جمع ہوا اور کن کن چھاؤنیوں میں فروکش ہے بھٹیارا بولا بھائی مشن اسکول کی تعلیم سے ایک فایدہ تو مجھکو خوب حاصل ہوا کہ اب میں بیفایدہ گپ شپ کبھی نہیں مارتا بلکہ جہانتک ہوتا ہے گپیوں کی صحبت سے دور پرے رہتا ہوں جھوٹھہ نے بھی تو دنیا کو خراب کر رکھا ہے میں بھی ابتدا میں جھوٹھہ بہت بولا کرتا تھا مگر جب اپنے جھوٹھہ اور جھوٹھوں کی صحبت کے خراب نتایج اچھی طرح پاچکا تو آخر جیمیں ٹھان لی ہے کہ آیندہ پھر کبھی جھوٹھہ نہ بولوں - کاش اگر یہہ لوگ ابتدا سے ہی سچ بولنا سچ سننا اور سچا کام کرنا اختیار کرتے تو ایسی ایسی برائیوں اور غلطیوں میں کیوں پھنستے خیر یہہ باتیں اور موقعہ کی ہیں آپ مجھسے لشکروں کی باتیں پوچھتے ہیں بھلا صاحب مجھہ بیچارے گانوں کے رہنیوالے کو ایسی خبر ہوسکے کیا - چھپڑ کے پیراک کو سمندر میں کہاں دخل یہاں تو وہی مثل صادق

آتی ہے کہ بندر کیا جانے ادرک کی سار - بھلا چمڑے چونگی بات اگر پوچھو تو کچھہ بتلا بھی سکوں مگر جنگی یا ملکی معاملات میں مجھے کیا درک - ہاں جالندہر میں بہت دن رہنے اور وہاں کے لشکری لوگوں کے ساتھہ برابر ملنے جلنے سے جسقدر پتہ معلوم ہے وہ عرض کر دیتا ہوں - صاحب جالندہر چھاؤنی میں تو دو یورپیہ پلٹنیں ہیں ایک نمبر ۳۶ اور ایک نمبر ۹۶ رسالہ نمبر ۹ لال کورتی نمبر ۰ اور ایک ترپ گورہ توپخانہ مگر جالندہر بریگیڈ یا کیمپ کے متعلق یہہ فوجیں ہیں - پھلور میں ایک بٹلین یورپیہ نمبر ۳ اور ایک توپخانہ ہوشیار پور میں یورپیہ پلٹن نمبر ۳۳ ہندوستانی رسالہ نمبر ۱۹ اور چار توپ کا ہندوستانی توپخانہ مگر یہہ توپیں چاند ماری کے لئے جالندہر میں گئی ہوئی ہیں کوٹ کانگڑہ میں نصف کمپنی پیدل گولنداز و نکی جو قلعہ کی حفاظت کے لئے رہتی ہے اور اُسکا دوسرا نصف نور پور میں - اس سے زیادہ اور مجھے کیا پوچھتے ہو - بھائی اسطرف تو اسقدر مضبوطی ہے کہ غنیم کو کبھی سر اُٹھانیکا حوصلہ نہیں پڑسکتا یہانتک کہ بڑے بڑے رئیس اور جاگیردار وغیرہ بھی جب صدر بازار میں آتے ہیں تو بیدھڑک گشت نہیں کرسکتے انگریزی حکومت کا رعب و داب کچھہ ایسا نہیں کہ اُنکو یکا یکی ادہر اُدہر نظر اُٹھانے دے اور نہ یورپیونکے ساتھہ پنجابیونکا چنداں میل جول ہے کہ آپسمیں کھلا کھلی آمد و رفت رکھسکیں اُنکی رہت بہت اَور اور اُنکی اَور طبیعتیں مختلف اور عادتیں علیحدہ علیحدہ وہ کچھہ کہتے ہیں اور یہہ کچھہ سمجھتے ہیں - انگریزوں کی اقبالمندی اسمیں صاف ظاہر ہے کہ جتنے پنجابی سپاہی نوکری چھوڑ چھاڑ کر گھر خانہ داریکے امورات میں اُلجھنے ہیں اب اگر کہیں یورپیاہیونکو دیکھہ پاتے ہیں تو اُنکے سامنے ہونے سے نہایت لرزتے ہیں - سو جالندہر و داب بلکہ کل ماجھے اور کانگڑہ



کے پہاڑوں کے نیچے ہی ایک بریگیڈ جالندھر والا کافی معلوم دیتا ہے کہ کسی کو بھی سر اُٹھانے کی جرأت نہیں۔ اسبات پر وزیر علی نے اُس دلق پوش یعنے ابو منصور کی طرف جو کھانا کھا کر کلی کر رہا تھا دیکھا اور مسکرا کر کہا کیوں میاں سُن لیا کہ پنجابی اور پوربی لشکروں میں بالکل اتفاق نہیں ہے۔ منصور بولا میں نے سنا ہے کہ امرتسر کا جنگی توپخانہ ہندوستانی گورنداز وں کے ہاتھ میں ہے بختیار نے کہا ہو تو سہی بلکہ اُنکے ساتھ ایک پلٹن پوربیہ نمبر ۹ بھی ہے مگر وہ لوگ گوبند گڑھ جیسے مضبوط قلعہ کو کیا کرینگے جسمیں گوروں کا توپخانہ ہر وقت لیس موجود رہتا ہے اور پھر وہ لوگ صاف سیدھے اور گورے ایک نہایت مضبوط پناہ میں۔ منصور کچھ مسکرا کر بولا کیا جانیں پشاور میں گوروں کی کوئی پلٹن یا توپ خانہ ہے کہ نہیں۔ بختیار نے جواب دیا میرے سامنے پلٹنوں کی فہرست یا تحریری حساب کتاب تو دھرا نہیں ہے کہ آپ کو ہر جگہ کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیتا جاؤں مگر سنتا ہوں کہ وہاں دو گورہ پلٹن ایک نمبر ۹ اور ایک نمبر ۲۷ رہتی ہیں اور دو توپخانہ جنمیں سے ایک جنسی توپ کا ہے۔ منصور نے کہا ہندوستانی سواروں کی تین رجمنٹیں بھی تو ہیں اور وہ ایسے بگڑے دل ہیں کہ آج کل اُنکے نکل آنے اور اسی راہ سے دہلی جانیکی امید ہے۔ اُسنے جواب دیا نہ صرف ہندوستانی رجمنٹیں بلکہ کئی ایک ہندوستانی پیدل پلٹنیں بھی تو ہیں مگر اُنکا باغی ہونا یا اودھر سے دہلی جانا یہہ مجھکو کچھ معلوم نہیں۔ البتہ ایک اور پلٹن وہاں پر نامی قلات غلزئی ضرور ہے جو محض سرحد کے لوگوں سے بھرتی ہوئی ہے وہ سپاہی ایسے زبردست ہیں کہ اس ملک کے سب لوگ کیا ہندو کیا مسلمان برابر اُنسے کانپتے ہیں اور شاید یہی وجہہ ہے کہ انگریزوں نے اُس پلٹن کو پشاور میں ہی رکھ چھوڑا ہے۔

بھائی ہم تو برابر یہی سنتے آئے ہیں کہ کیا دہلی اور کیا دوسرے شہر سے لیکر شمس آباد و ہوتی مردان یعنے یوسفزئی۔ راولپنڈی جہلم سیالکوٹ وغیرہ میں جسقدر فوج ہے سب کے سب چیدہ اور ایک سے ایک اعلیٰ ہے اور انگریزوں نے اُسکو نہایت سوچ بچار اور دوراندیشی کے ساتھ مناسب جگہوں میں تعین کر رکھا ہے۔ اسپر وزیر علی بول اُٹھا واہ صاحب آپ تو بڑی بڑی خبریں دے رہے ہیں ابتک ہم ایسے اخفا ہی رکھتے رہے بھلا فرمائیے لاہور کا حال تو آپ کو حرف بحرف معلوم ہوگا۔ بختیار نے کہا لاہور گویا ایکطرح ہمارا گھر ہے پر میں نے اس نظر سے کبھی نہیں دیکھا کہ دیکھیں انگریزی لشکر کی وہاں پر کسقدر بھیڑ بھاڑ ہے اور اگر کوئی مفسدہ یا غدر ہو پڑے تو اُسکے فرو کرنے کے لئے کافی ہے کہ نہیں۔ وزیر علی ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ بلوہ عام کا رفع کرنا تو ملکی فوج کے آگے کچھ بڑی بات نہیں البتہ تعلیم یافتہ اور واقف کار فوج بگڑ بیٹھے اور اپنے افسروں اور ملکی حکام کو دفع کر کے ملک اُنکے قبضہ سے چھین اپنے دیسی شہزادوں کے ہاتھ میں دے دے ولا قدیمی سلطنت چغتائی کا جھنڈا از سر نو کھڑا کر دیں تو پھر انتظام گورنمنٹ دشوار ہے۔ تمہاری ہی باتوں سے عیاں ہے کہ گورے سپاہیوں سے پوربیہ لوگ گنتی میں سہ چند ہیں اور کہنے کو گورے بہادر ہی سہی مگر تین کے آگے ایک کیا کریگا فی الواقع گورے آٹے میں لون ہیں اور اگر کالے کہیں سب کے سب بگڑ گئے تو پھر ان بیچاروں کا ٹھکانا کہاں۔ بختیار نے کہا صاحب پوربیہ کالوں کی حقیقت سے میں چنداں واقف تو نہیں ہوں مگر جسقدر جالندھر میں رہکر اُنکی نشست و برخاست کا تجربہ کر چکا ہوں اُسکے رو سے صاف کہہ سکتا ہوں کہ اگر ایک گورا بندوق بھر کر دس پوربیوں کے پیچھے پڑ جائے تو دس میں سے ایک آدھ ایسا نکلیگا جو اُس کا سامنا کر سکے۔

باقی بہفتہ آئندہ

بقیہ قرآن کی تعلیم پر اعتراض

یعنے اور مارو اُنکو جس جگہ پاؤ اور نکالدو اُنکو جہاں سے اُنہوں نے تمکو نکالا۔ قرآن میں لکھا ہے کہ جو کوئی تپر زیادتی کرے تم اُس پر زیادتی کرو جسقدر اُس نے تپر زیادتی کی۔ انجیل میں لکھا ہے کہ اگر تم اپنے بھائیوں کا قصور معاف نہ کروگے تو خدا بھی تمھارے قصوروں کو معاف نہ کریگا۔ پھر سورۃ النساء کی ۳۴ آیت کو دیکھئے۔ تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن یعنے اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو اُنکو سمجھاؤ اور جدا کرو سوتے میں اور مارو اُنکو۔ یہہ نہیں لکھا ہے کہ جو بدخو ہوویں اُنکو مارو بلکہ یہہ بدخوئی کے ڈر سے اُنکو مارو۔ غور کا مقام ہے کہ جب تک کسی کا قصور ثابت نہ ہو اُسکو سزا دینا کیا ضرور ہے اور اگر بغیر ثابت ہونے قصور کے سزا مقرر کیجاوے تو اس صورت میں کئی ایک بیگناہوں کو سزا دیجاتی ہے۔ اور پھر جس صورت میں خدا نے عورت کو مرد کا رفیق بنایا اور کہا کہ یہہ دونوں ایک تن ہونگے تو کیا اپنے رفیق کو غلام کیطرح مارنا مناسب ہے۔ سورۃ النور کی ۴ آیت پر بھی غور کیجئے۔ والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا و اولئک ھم الفسقون ۝ ۔

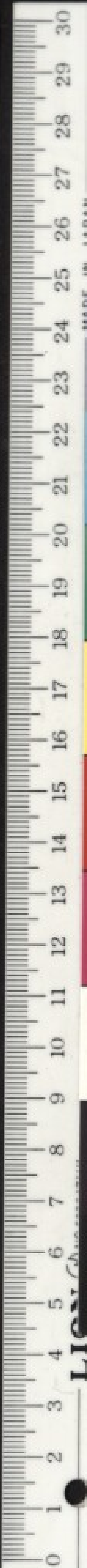
یعنے اور لوگ جو عیب لگاتے ہیں قید والیوں کو پھر نہ لائے چار مرد شاہد تو مارو اُسے اسّی چوٹ چمڑی کی اور نہ مانو اُنکی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ بیحکم ہیں

معلوم ہوتا ہو کہ اگر کوئی شخص خون کرے اور اُس کا گناہ دو تین گواہوں سے ثابت ہووے تو اُسے بیشک مار ڈالو اور اگر کوئی معزز یا عزت دار عورت عین زنا میں بھی پکڑی جاوے اور اسبات کے دو تین معتبر گواہ بھی ہوں تو کچھ مضایقہ نہیں ہو۔ اگر ایسے قانون پینل کوڈ میں پائی جاویں تو تمام عالم انگریزوں کی بیوقوفی پر ہنسے اور انکی طرح طرح کی ہجو کریں۔ اکثر محمدی اس قانونکو اچھا جانتے ہیں کیونکہ وہ قرآن میں ہو۔ سب عاقل اور تعلیم یافتہ محمدی جانتے ہیں کہ جب محمد صاحب ایک دفعہ لڑائی کو گئے تب عائیشہ اپنی عورت کو بھی اپنے ہمراہ لیگئے وہ کسی سبب سے پیچھے رہ گئی تب ایک جوان جو لشکر کے پیچھے پیچھے آرہا تھا عائیشہ کو اپنے اونٹ پر سوار کرکے ڈیرے میں لے آیا تب لوگوں نے اُنپر شک کیا اور انکی عصمت پر داغ لگانا چاہا۔ جب محمد صاحب کو معلوم ہوا کہ لوگ عائشہ پر شک کرتے ہیں تب اُس نے اُن تمام لوگوں کو روکنے کے لئے اسی صورت کی چوتھی آیت کو جاری کیا جب حکم ہوا کہ چار گواہ ہوں لیکن چاروں مرد ہوں اس سے معلوم ہوتا ہو کہ محمد عورتوں کی بات پر کچھہ بھروسا نہیں کرتا تھا اور نہ چاہا کہ اُسکی اُمت عورتوں پر بھروسا کرے۔ ہاں بیشک اگر وہ اپنی عورتوں سے نیک سلوک کریں اور انکو خوب تعلیم دیں انکی عزت کریں اور ایک ہی بیاہ کریں اور انکو اپنا رفیق سمجھیں تو بیشک وہ قابل اعتبار ٹھہریں ٭

اکثر ایسا ہوتا ہو کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دیندار نیک حلیم الطبع رحمدل اور ملایم مزاج ہوتی ہیں اور یہہ خوبیاں خدا کے آگے جسکا نام غفور اور رحیم ہو نہایت عمدہ اور پسندیدہ ہیں اگر کوئی شخص قرآن کو خوب غور سے پڑھے تو اسکو بخوبی معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ مردوں کو عورتوں سے زیادہ پیار کرتا ہو کیونکہ لکھا ہو کہ اگر کسی عورت کی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو تو اُسے جدا کرو اور اُس سے سخت سلوک بھی کرو۔ یہہ نہیں لکھا ہو کہ اگر عورت کو اپنے خاوند کی بدخوئی کا ڈر ہو تو وہ بھی اُس سے جدا ہو جاوے یا کچھ کرے۔ کیا یہہ انصاف کی بات ہو ٭

قرآن میں یہہ لکھا ہو کہ اگر عورت صریح بیحیائی کرے تو اُسکا خاوند اگر چاہے تو اُسے طلاق نامہ دیدے۔ یہہ درست ہو۔ لیکن سورہ احزاب میں لکھا ہو۔ فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا لکی لا یکون علی المؤمنین ۰ الخ۔ یعنے جب زید تمام کرچکا اُس عورت سے اپنی غرض ہمنے وہ تیرے نکاح میں دی تا نہ رہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر لینا جوروؤں سے اپنے لے پالکوں کی جب وہ تمام کریں اُن سے اپنی غرض۔ اس آیت سے یہہ نتیجہ نکلتا ہو کہ جب مرد اپنی عورت سے سیر ہو جاوے تو اُسے نکالدیوے۔ افسوس صد افسوس کہ لوگ سوچتے نہیں ہیں کہ طلاق نامہ دینے سے عورت کو کیسا دکھہ اور رنج ہوتا ہو ٭

پھر سورۃ النساء کی تیسری آیت کو دیکھو۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم یعنے تو نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں دو دو تین تین چار چار پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ رکھو گے تو ایک ہی یا جو اپنے ہاتھہ کا مال ہو۔ پھر سورہ مومنون ۵ اور ۶ آیت والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین یعنے اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھہ کے مال پر سو اُنپر نہیں اُلاہنا۔ ان آیتوں سے ثابت ہوتا ہو کہ دین محمدی میں لونڈیاں رکھنی درست ہیں۔ فرض کرو اگر ایک گھر میں ایک مرد اُس کی عورت بیٹے بیٹیاں اور چار پانچ لونڈیاں ہوں اور اس شرع کے مطابق اپنی حاجت کو پورا کرے تو کیسی بیحیائی کی بات ہو۔ علاوہ اسکے گھر کا بندوبست بھی بالکل خراب اور ابتر ہوگا۔ کون کہیگا کہ یہہ خدا کی مرضی ہو ملاکی نبی نے کیا خوب کہا کہ خدا نے ایک آدمی کو ایک عورت دی تا کہ پاک نسل ہووے۔ اگر کوئی شخص بطرز جواب کہے کہ کیا ابرہام یعقوب داؤد سلیمان وغیرہ نبیوں کے پاس بہت سی عورتیں نہ تھیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہاں بیشک تھیں۔ لیکن ہم اُن نبیوں کے چال و چلن کے پیرو نہیں ہیں۔ خدا کے کلام میں صاف لکھا ہو پیدایش ۲ باب ۲۴ آیت۔ مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور جورو سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے۔ ملاکی کا ۲ باب ۱۵ آیت اور کیا اُسنے ایک ہی کو نہ بنایا باوجودیکہ روح کا بقایا اُسیکا تھا اور کاہےکو ایک تاکہ دیندار نسل پیدا ہووے اسلئے تم اپنی طبیعت سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی جورو سے بیوفائی نہ کرے۔ انجیل متی ۱۹ باب ۴ اور ۵ آیت آپنے جواب میں آپنے کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ خالق نے شروع میں اُنہیں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی اور فرمایا کہ اس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اول قرنتیون کا ۷ باب ۲ آیت ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔ اور ظاہر ہو کہ تمام وجوہات ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے اسبات کے نمونہ تھے۔ چونکہ اس باب میں حضرت مسیح کے حکم دینے کے پہلے خدا نے اسکی ممانعت نہیں فرمائی تھی اس لئے ہم اُن نبیوں پر نکاحوں کا الزام نہیں لگا سکتے لیکن کثیر الازواجی شادی شدہ کے بالا کے برخلاف ہو اور ملک میں فتور کا باعث گھر میں بے بندوبستی کا خانہ



رہنا ہوتا ہو اور وہ مشیت ایزدی کے برخلاف ہو اور جیساکہ خدا تعالیٰ نے باباآدم کے واسطے ایک ہی جورو بنائی ویسا ہی ازروئے خانہ شماری بھی ظاہر ہوتا ہو کہ زن و مرد کی تعداد مساوی ہو۔ کوئی آدمی یقین نہیں کرسکتا کہ خدا نے انجیل کا حکم شادی کے باب میں جو عین درست اور پاک تھا منسوخ کیا۔ جب یہہ ثابت ہوا کہ ایک مرد ایک جورو اور ایک عورت ایک خاوند رکھے تو یہہ امر محال ہو کہ اُسنے نبی آخرالزمان کی معرفت یہہ حکم جاری کیا ہو کہ مرد چار عورت تک نکاح کرے اور لونڈیاں بھی رکھے۔ سورۃ البقر کی ۲۲۳ آیت کو دیکھو۔ نساؤکم حرث لکم فاتوحرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم۔ یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تمہاری سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے۔ سب شائستہ قومیں بخوبی جانتی ہیں کہ عورتیں مردونکی رفیق ہیں بمدد و تسلّی کا چشمہ سختی اور پریشانی کو دور کرنے والیاں۔ علاوہ اِسکے دیکھو انجیل کیا کہتی ہو اے شوہرو تم دانائی سے اُنکے ساتھہ رہو اور عورت کو نازک پیدائیش سمجھہ کر عزت دو اور جانو کہ زندگی کی میراث کی نعمت میں تم دونو شریک ہو تا کہ تمہاری دُعائیں رک نہ جائیں اور اُنسے ایسا پیار کرو جیسا مسیح نے کلیسیا یعنے اپنے لوگوں سے کیا ہو اور اُنسے اسقدر الفت کرو جسقدر تم اپنی جان اور بدن سے کرتے ہو کیونکہ جو کوئی شخص اپنی عورت سے پیار کرتا ہو وہ خود آپ کو ہی پیار کرتا ہو۔ دیکھو پطرس کا پہلا خط ۳ باب اور پولوس رسول کا خط افسیون کو ۵ باب قطع نظر اسکے جس گھر میں عورتوں کی عزت اور حرمت ہوتی ہو اُس گھر میں امن چین محبت اور ملاپ پرہیزگاری اور پاکیزگی موجود رہتی ہو۔ اگر ہر ایک مرد کیواسطے تین یا چار عورتیں جائز ہوتیں تو باباآدم کو بھی تین چار عورتیں ملتیں۔ اور کوئی عورت کب منظور کرتی ہو کہ میرا خاوند دو تین بیویاں بنائے۔ مثل مشہور ہو کہ ایک شیر اور ایک آدمی کسی جگہہ جا نکلے وہاں ایک تصویر دیکھی کہ انسان نے شیر کو دبا رکھا ہو۔ آدمی نے شیر سے کہا کہ دیکھتے ہو انسان کی شجاعت کیسا شیر کو قابو کر رکھا ہو۔ شیر بولا کہ اُسکا مصور آدمی تھا اگر شیر ہی مصور ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ مطلب یہہ کہ قرآن مرد کے ہاتھہ سے لکھا گیا نہ عورت کے ہاتھہ سے اگر عورت کے ہاتھہ سے لکھا جاتا تو مرد اِسقدر عورت پر غالب نہ آتا اور اُسپر بھی ظلم نہ کرسکتا اور قرآن بھی کسی اور ہی طرح سے لکھا جاتا۔ سورۃ المائدہ کی ۹۰ آیت کو دیکھو*

مراسلات

بقیہ بشارات بہ نسبت محمد صاحب توریت وانجیل میں

تہذیب الاخلاق کی تیسری بشارت کہ خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اُسکے دہنے ہاتھہ میں شریعت روشن ساتھہ لشکر ملائکہ کے آیا توریت کتاب پنجم باب ۳۳۔ ۲ آیکا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے آسمانوں کو جمال سے چھپا دیا اُسکی ستایش سے زمین بھر گئی کتاب حبقوق باب ۳۔ ۳ راقم اِس بشارت کے لکھنے سے ہیں کہ ان آیتوں میں جو کوہ فاران سے خدا کا ظاہر ہونا اور شریعت کا اُسکے ہاتھہ میں ہونا بیان ہوا وہ علانیہ محمد صاحب کے مبعوث ہونے اور قرآن مجید کے نازل ہونیکی کہ وہی شریعت ہو بشارت ہو اور اُسکے ثبوت میں دعویٰ کرتے ہیں کہ یہہ بات عرب کے قدیم جغرافیہ سے اور بڑے بڑے عالموں کی تحقیق اور تسلیم سے اور توریت کے محاورات سے بخوبی ثابت ہوگئی کہ مکہ ہی کے پہاڑوں کا نام فاران ہو میں اِس دعوی کو سنکر نہایت حیران ہوا کیونکہ یہہ ایک عجیب وغریب مضمون ہو کہ توریت کے دیکھنے والونکے خیال میں کبھی نہیں گذرا ہوگا اور ایسی جرأت کے ساتھہ دکھایا کہ سننے والے کے دلمیں پیدا ہوگا کہ یہہ بیان سچائی سے خالی نہوگا اِسمیں سچائی کچھہ نہ کچھہ ضرور ہوگی مگر یہہ ایک ایسا بے بنیاد ہو کہ اِسمیں صداقت کا کہیں نشان وگمان نہیں اور میں حیران ہوں کہ اِسکی بطلان کی کونسی دلیل کو پیش لاؤں اور پہلے بیان کروں اُنیسویں صدی میں عجیب وغریب بکائتیں کثرت سے دیکھنے اور سُننے میں آئیں مگر اِس سے بڑھکر غرایب کہیں نہیں پائی گئی یہہ سب پر سبقت لیگئی اور راقم کی ضعف پروری اور مبلغ علم کا بڑا یادگار روزگار ناپائدار میں باقی رہا اور اُسکی وجہہ ثبوت میں یوں درج تحریر کیا۔

اوّل اکتوبر سنہ ۹۵ء کی کوارٹرلی ریویو میں اسلام پر ایک آرٹیکل چھپا ہو جو ایک بہت بڑے عالم یہودی زبان جاننے والیکا لکھا ہوا ہو اُس کے صفحہ ۴۰۰ میں لکھا ہو کہ سیفو نے اِن خاص آیتوں کی جنمیں سینا اور سعیر اور فاران کی بشارت مذکور ہی اِسطرح پر تشریح کی ہو کہ خدا سینا سے نکلا یعنی عبرانی زبانمیں شرع دی گئی (جس سے مراد توریت ہو) اور سعیر سے چمکا یعنے یونانی زبانمیں بھی شریعت دی

گئی (جس سے مراد انجیل ہو) اور مسلمان کل عیسائیونکو رومی کہتے تھے) اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اور اُسکے ہاتھ میں شریعت روشن یعنے عربی زبانمیں شریعت دی گئی (جس سے مراد قرآن مجید ہی) بس اس عالم کے قول سے ثابت ہو کہ فاران ہی جگہ ہو جہاں سے مذہب اسلام ظاہر ہوا یعنے حجاز یا مکہ اس وجہہ نبوت کی نسبت میں اسقدر کہسکتا ہُوں کہ یہہ پوچ و بجز محض بیفائدہ ہی جیسا صدر میں مذکور ہوا کیونکہ کوارٹرلی ریویو ایک ایسے اخبار کا نام ہی جو انگلستان میں چار مرتبہ سال میں چھپا کرتا ہی دین عیسوی کے خلاف ہر اور اُسکے مضامین لکھنے والے اکثر لامذہب اور دین کے منکر ہوا کرتے ہیں ایسے اخبار کی رائے دین کے مخالف امر میں کبھی منظور نہیں ہوسکتی علاوہ اس کے انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان بھی اُس اخبار میں اپنا مضمون چھپوایا کرتے ہیں عجب نہیں کہ یہہ تفسیر ان آیتوں کی کسی ہندوستانی مسلمان نے چھپوائی ہو جیسا راقم خطبہ اور اُن کے فرزند ہوا اسکے صرف اتنا کہنا کہ خدا سینا سے نکلا یعنے عبرانی زبانمیں شرع دی گئی جس سے مراد توریت ہی اور سعیر سے چمکا یعنی یونانی زبانمیں بھی شریعت دی گئی جس سے مراد انجیل ہو اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اور اُسکے ہاتھ میں شریعت روشن یعنے عربی زبان میں شریعت دی گئی جس سے مراد قرآن مجید ہی کافی نہیں یہہ عجب رنگ کی تفسیر ہی کہ جب تک اسکا ثبوت پیش نہو اسکا قبول کرنا ممکن نہیں کیا وجہہ ہو جس سے یہہ الفاظ کہ خدا سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اس معنی پر محمول ہوئی کہ یونانی زبان میں شریعت دی گئی یعنی انجیل اور عربی زبانمیں شریعت دی گئی یعنی قرآن جبتک اسکی وجہہ معقول ظاہر نہ کیجاوے تبتک اس عجیب تفسیر کو سوائے راقم خطبہ کے اور کون قبول کرے زمانہ ست بچن کا منقضی ہوگیا اور بابجی باجی کہنے والا کوئی نرہا اب ایسے بے بنیاد خیالوں کو کون تسلیم کرسکتا ہی۔

دوم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ سینا اور سعیر اکثر بجائے اسرائیل اور عیسی کے مستعمل ہوتے ہیں اور ادوم بجائے روم کے اور فاران تو صرف عرب کے لئے مستعمل ہی۔ اس کلام کے پڑھنے سے ہر ایک ناواقف آدمی کو یہہ معلوم ہوگا کہ یہہ بات ٹھیک اور درست ہوگی بلکہ مسلم الثبوت کہ جسکے واسطے دلیل اور نظیر بھی نہیں لائے گویا مثل بدیہی اولی کی ہو مگر حقیقت دیکھو تو اسکے برخلاف ہی یعنے سراسر جھوٹ ناواقفونکے ٹھگنے کے واسطے دہوکھا دیا ہر ایک مطالعہ کنندہ بائبل کا اسکا انکاری ہی کیونکہ عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابوںمیں سینا اور سعیر بجائے اسرائیل اور عیسی کے کہیں مستعمل نہیں ہوا یہہ صرف راقم خطبہ کا خیال اور ادعاے شاعرانہ ہو اگر انکو کوئی دلیل اور نظیر ہو تو پیش کریں اور تاوقتیکہ پیش نہ کرسکیں انصاف اسی میں ہی کہ یورپ کے جغرافیہ نویس متفق ہوکر جو راے اس مقام کے واسطے دے چکے اور دے رہے ہیں اُسکو تسلیم کریں۔

سوم فرماتے ہیں کہ صرف شبہ اسمیں ہو کہ مکہ کے گرد کے پہاڑونکا یہہ نام ہی یا نہیں مگر ہم اس شبہ کو بھی مٹا دینگے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات سے ثابت کردینگے کہ مکہ کے گرد کے پہاڑ بھی فاران ہیں۔

اس وعدہ کو راقم نے پورا نہ کیا صرف یہہ دکھلایا کہ حضرت اسمٰعیل اور اُنکی ماں ہاجرہ جب حضرت ابراہیم سے جدا ہوئے تو اُنہوں نے بیابان فاران میں سکونت کی اور رفتہ رفتہ اُنکی اولاد تمام ملک عرب میں پھیل گئی اس بات کے بیان میں نہایت لمبی چوڑی تقریر قلم ریز کرکے انجام کو یہہ دو نتیجے نکالے ایک یہہ کہ حضرت اسمٰعیل اور اُنکی اولاد عرب میں آباد ہوئی دوسرا یہہ کہ مرکز اس خاندان کی آبادی کا حجاز تھا جہاں اسمٰعیل کی مقدم اولاد کا مسکن ہوا تھا اور پھر اُس مرکز سے اطراف عرب میں پھیل گئی۔

اس بیان پر میرا کچھ اعتراض نہیں اگرچہ اسکی صحت پر کوئی دلیل پیش نہیں ہوئی راقم خطبہ صرف یہی لکھتے ہیں کہ قدیم جغرافیہ سے یہہ امر ثبوت کو پہنچا لیکن اُس قدیم جغرافیہ اور اسکے لکھنے والے کے نام و نشان سے اُنکی بہنیں بخشی قرینہ سے دریافت ہوا کہ شاید کوئی اہل اسلام میں سے ہو کیونکہ اہل اسلام کا عقیدہ یہی ہی کہ حضرت اسمٰعیل نے حجاز میں سکونت کی اور خانہ کعبہ اُنہیں کی تعمیر ہو اور میں اس خیال پر کچھ اعتراض نہیں کرتا بلکہ تسلیم کرتا ہوں کہ ملک عرب بنی اسمٰعیل سے آباد ہوا اور حصہ حجاز اور حصوں سے بڑھکر مشہور ہوا لیکن اس سے یہہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ بیابان فاران جہاں حضرت اسمٰعیل اور ہاجرہ سکونت پذیر ہوئی حجاز ہو یا اُنکی اولاد اُنکے حین حیات اسطرح سارے ملک میں پھیل گئی بلکہ خلاف اس خیال کے توریت میں صحیح ہو کہ اسمٰعیل اور اُنکے بیٹے نزدیک ملک کنعان اور مصر کے آباد ہوئے اُسوقت تک جبکہ توریت جمع ہوئی دیکھو پیدایش کی کتاب باب ۲۵-۱۸ و ۱۸ (یعنی اسمٰعیل اور اُنکے بیٹے) حویلا سے صور تک جو مصر کیطرف اسور کی راہ میں ہو بستے تھے۔

باقی ہفتہ آیندہ

اخبارات ملکی و ولایتی

کابل - انڈین پبلک اپینین کا ایک کارسپانڈنٹ پشاور سے خبر دیتا ہی کہ ایک آدمی نوروزخان کے پاس سے یہہ خبر لایا ہی کہ نوروزخاں اپنے گھر میں رہتا ہی سو ہمند وغیرہ قومیں اُسکی طرفدار ہیں اُنکا مقولہ ہی کہ ہم امیر کابل کو نوروزخاں پر غالب نہ آنے دینگے مگر نوروزخاں کے پاس روپیہ نہیں ہی اسلئے وہ زر کے حاصل کرنے میں کوشش کر رہا ہی کیونکہ وہ کابلی قوموں کا حال بخوبی جانتا ہی کہ جب تک اُنکو روپیہ نہ ملیگا تب تک وہ اُسکا ساتھ نہ دینگی۔

روس - اخبار ٹائمز کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہی کہ گورنمنٹ روس ارادہ مقرر کرنے سوداگری راستہ کا درمیان اضلاع یونان اور سلطنت چین کے کر رہے ہیں۔

کلکتہ - گورنمنٹ کی بھی خواہش مدت سے واسطہ پیمایش کرنے اِس راستہ کے تھی اگر روس انگلنڈ کے شامل ہوکر اسبارے میں کوشش کرے تو عمدہ نتیجہ حاصل ہو۔

چین کے کاغذات خبر دیتے ہیں کہ مسٹر وڈ صاحب انگریزی وکیل متعینہ چین نے سلطنت چین سے بابت عوضانہ قتل مسٹر مارگری صاحب کے ۵۰ لاکھ روپیہ کا دعویٰ کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ جو افسر شریک قتل صاحب موصوف کے تھے وہ پھانسی دئے جائیں۔ اِس درخواست کی منظوری کے لیے ایک دن کی مہلت دی تھی اسپر گورنمنٹ چین نے پیغام بھیجا کہ چین کا گشنر لیہنگ چنگ سے مشورہ کرکے دو تین ماہ میں اطلاع دیگا۔ اِس سے واضح ہوا کہ چین روز بروز گستاخ اور مغرور ہوتا جاتا ہی ہمنے سنا ہی کہ ہمارے گورنمنٹ نے واسطہ جاری کرنے راستہ تجارت کے ارادہ لینے دو مقاموں کینگ چو اور پہچان جانب کا کیا ہی۔
افسوس کہ چین والے اپنی پہلی سزا کو بھول گئے یقین کہ اب اُنکو کان ہو جائینگے۔

مصر - دریائے نیل اب دستور سے زیادہ طغیانی پر ہی خدیو مصر اپنے ملک کو بربادی سے بچانے میں معروف ہی اسلئے اُسنے ارادہ یورپ جانے اور مقرر کرنے نئی عدالتوں کا ملتوی کر دیا۔

الور جناب نواب گورنر جنرل ہندنے بابت سرحد الور کے ٹھاکروں کے استغاثہ کو سماعت فرماکر ارادہ مقرر کرنے ایک کمیشن کا واسطہ تصفیہ اس جھگڑیکے کیا ہی سُنا جاتا ہی کہ مہاراجہ جیپور و گوالیار اس کمیشن کے ممبر تجویز ہوئے ہیں۔ ٹھاکر لکدیر سنگھ جو کچھ ثبوت اپنی بہتری کا نہیں دے سکتا عرصہ سے اجمیر میں سخت بیمار ہی۔

سلطان روم کا ارادہ ہی کہ اپنے ملک میں بائبل یعنے انجیل کے اعلان اور رواج کی اجازت دے اور انسداد تکرار مذہبی کے لئے مدد لے۔

روم سرکاری طور پر خبر آئی ہی کہ سلطان ٹرکی روم ۴ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہر سال اپنے ملک کی آمدنی سے ریل بنانیکے لئے خرچ کرنا چاہتے ہیں۔

برودہ اخبار جام جمشید بیان کرتا ہی کہ برودہ کے انگریزی حاکموں نے تمام خونریز ہتیاروں کی تلاشی اور گرفتاری کے باعث شہر کو تنگ کر رکھا ہی اور یہہ افواہ عام ایسی مشہور ہو گئی ہی کہ بہت دوکانداروں نے اپنے کاروبار بند کر دئیے۔
ہمارے نزدیک ہتیار و نکالینا بیجا نہیں ہی یہہ امر طرف مفسدہ کے خوف اور امن قایم رکھنے کے لئے ہی پس اسبارے میں تنبیہ درست ہی۔

لنڈن ہندوستان کا بجٹ دستور کے موافق قریب وقت برخاست ہونیکے پارلیمنٹ میں پیش ہوا مسٹر فاسٹ صاحب وغیرہ خیرخواہ ہند تھوڑی بحث کرکے رہ گئے۔
جناب ملکہ معظمہ نے ۱۰ تاریخ ماہ گذشتہ کو کھانا کیا خاندان شاہی کے اکثر زن و مرد جمع ہوئے۔

قبول دین حق بابو او ماچرن چترجی صاحب معہ اپنی بی بی اور ۲ بچوں کے عیسائی ہوئے۔

بردہ فروشی لارنس گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب لکھنؤ ضلع سہارنپور سے راوی ہیں کہ ایک عورت گوشاین موضع بھونپ والہ میں گنیشی لال مہاجن کو دو لڑکیاں اسلئے سپرد کر گئی تھی کہ جوالاپور لکھنؤ میں انکی شادی کر دینا۔ مہاجن نے معرفت ایک شخص کے انبالہ میں تین سو روپیہ لیکر ایک لڑکی کی شادی کر دی۔ اب لڑکی اور اسکی ما اور مہاجن کا چالان انبالہ کو ہوا ہی۔

ہانگ کانگ سے خبر آئی ہی کہ مقام شان تنگ میں مسٹر ہنڈرسن صاحب پرمٹ انجنیر کو جانب شمال چین وہاں کے باشندوں نے گھیر لیا۔
گورنمنٹ انگریزی مثل سابق چینیوں کو کیوں نہیں آنکھیں دکھلاتی۔

جاپان میں آج کل فی بندر ڈیڑھ سو روپیہ کو فروخت ہوتا ہی۔
اگر ہندوستان سے کوئی قلندر وہاں بندر لیجائے تو خاطر خواہ قیمت پائے۔

انتظام کی خوبی جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بنگال

۱۵ یوم ضلع اسام میں اپنے علاقہ سے باہر رہے اسلئے اکونٹنٹ جنرل نے ۱۵ دن کی تنخواہ اُنکی وضع کر لی- قانون کی پابندی جیسی کہ سرکار انگریزی کے وقت میں عمدہ طور سے برتی جاتی ہی کیسے وقت میں ایسی پابندی نہیں تھی اور حسن انتظام ملک کی خوبی یہہ ہی کہ اعلی ادنی پر مساوی قانون برتہ جاوے-

گھر گھر شادیانے - ہندوستان کے اکثر مقامات میں بڑی بڑی طیاریاں اور انواع انواع کے سامان واسطے استقبال و مہمان نوازی حضور شاہزادہ پرنس آف ویلز بہادر کی ہو رہی ہیں-

مہاراجہ صاحب سیندھیا اپنی ریاست میں کمال اولالعزمی سے تیاریاں کر رہے ہیں سڑکیں درست ہوتی ہیں گوالیار میں جو ایک محل عالیشان تیار ہوا ہی اُسکی آرایش کا خوب انتظام ہو رہا ہی کلکتہ وغیرہ سے عمدہ عمدہ چیزیں منگائی جاتی ہیں-

مہاراجہ صاحب والی کشمیر نہایت شادان ہیں اور سامان تواضع و تکریم ہو رہا ہی- مہاراجہ صاحب نے کئی لاکھہ روپیہ کے صرف سے ایک مکان یعنی ایوان خسروانہ تیار ہونیکا حکم دیا ہی-

حیدر آباد میں بہت کچھہ تیاریاں ہو رہی ہیں- کرسی وغیرہ سامان مہیا کرنیکا ٹھیکہ ۶۳ ہزار روپیہ کو دیا گیا ہی-

مہاراجہ صاحب ہولکر والی اندور بڑی دہوم دہام میں مصروف ہیں-

راجہ صاحب کاٹھیاوار سامان استقبال کر رہے ہیں-

شاہزادگان و رئیسان ۲۰- اکتوبر کو شہر بمبئی میں داخل ہونگے-

دہلی میں تیاریاں دربار شاہانہ اور اجتماع افواج کا اہتمام ہو رہا ہی-

آگرہ میں خیمہ وغیرہ کی درستی ہو رہی ہی-

الہ آباد و بنارس وغیرہ میں بھی بڑی سرگرمی سے تیاریاں ہو رہی ہیں-

کلکتہ میں بھی آتشبازی وغیرہ کے سامان ہو رہے ہیں-

غرض جناب شاہزادہ صاحب کے ایام رونق افروزیمیں تمام ملک ہند میں گھر گھر شادیانے بج جاوینگے-

امرتسر ہفتہ حال میں ۱۲۸- آدمی ہیضہ سے مرے- اب سنا جاتا ہی کہ ہیضہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہی-

خدیو مصر اخبار ٹائمز لنڈن راوی ہی کہ خدیو مصر نے ۲۵ لاکھہ اسٹرلنگ قرض لیا ہی-

مدراس والے تجویز کر رہے ہیں کہ پرنس آف ویلز سے درخواست کیجاوے کہ جب یہاں تشریف لاویں تو عام دربار بھی کریں-

قسطنطنیہ - اسعد پاشا وزیر اعظم کی جگہ محمود پاشا دستور معظم مقرر ہوئے-

اضلاع متوسط ہند - ان اضلاع کے ہندوستانی ریاستوں کی آمدنی ساڑھے تین کروڑ روپیہ کی تشخیص ہوئی ہی-

تعداد مقدمات - گورمنٹ گزٹ پنجاب کے صفحہ سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں احاطہ پنجاب کے اندر ۲ لاکھہ ۳۰ ہزار ۲ سو ۹۴ نالشیں دائر ہوئی ہیں-

کونسل ۲- ستمبر ۱۸۷۵ء کو شملہ پر کونسل نواب گورنر جنرل وایسرائے ہند کی منعقد ہوئی- سر ولیم میور صاحب مسودہ وہ مضمون جو خاص کمیٹی کو سپرد ہوا تھا پڑھا گیا مسٹر ہابہوس صاحب نے اجازت پیش کرنے مسودہ ترمیم شدہ سوداگری کی چاہی-

محبت مادرانہ - قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور سے خبر آئی ہی کہ ایک لڑکا ایک تالاب میں نہانیکے واسطے گیا تھا ڈوب گیا جسوقت اُسکی لاش گھر آئی تو اُسکی ماں دیکھتے ہی بیچاری گر پڑی اور وہ بھی مر گئی-

برسات کے موسم میں اگر تالابوں پر بھی ایک ایک کنسٹبل کا پہرہ مقرر کیا جاوے تو شاید لڑکے دریا کے نہانے سے باز آویں-

لودیانہ ۸- ستمبر کی شام سے بارش شروع ہوئی ۱۱ کی رات تک برابر شبا روز ہوتی رہی- یہہ بارش ایسے موقع پر ہوئی کہ سوکھی کھیتی سبز ہو گئی-

اِس بارش کا شکریہ آدمیوں نے تو کیا ہی تھا مگر اکثر مکانات بھی شکریہ ادا کر کے سر بسجود ہوئے اور اکثر وہیں رہگئے بارے شکر ہی کہ جانوں کی خیر رہی-

۱۳- کی رات کو چوڑہ بازار میں ایک مکان گرا دو آدمی اُسکے نیچے دبے مگر اہالیان پولیس کی کوشش سے زندہ نکل آئے-

گرد نواح کے دیہات میں اکثر خام مکان گر پڑے- ۱۳- ستمبر کو بڈھے دریا میں کئی چارپایا وغیرہ بہی جاتی تھیں معلوم ہوتا ہی کہ کسی گانو میں اِس دریا نے صدمہ پہنچایا ہی-

اطلاع

سالکا تیسرا حصہ باقی رہگیا اور اکثر صاحبان نے قیمت اخبار باوجود اطلاع مکرر ت کر کے مرحمت نہیں فرمائی اُمید کہ [illegible]

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا